Post Regd. No. M-66

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ مختتم بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریہ باتوریہ انجیل تجمیل | کوبان صنعت دیبرت ببرد محمدؐ

نمبر ۲۳ | مورخہ ۲۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۹ ہجری روز چہارشنبہ | جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ | مثنوی | محمدؐ رسول اللہ

بعد حمد اللہ و نعت مصطفےٰ
دوستون سے اپنے ہی یہ التجا
مذہب احمدی توحید احد
شرک کو تثلیث کے کرتا ہے رد

مخبر صادق کے نبض عام کا
ہی یہ پرچہ انجمن اسلام کا
قال حق ہی قل ہو اللہ احد
باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد

قیمت اسکی پیشگی دو آنے چار
ہی مع محصول سالانہ شمار
بی پدر فرزند پیدا کو کند
طفل را در مہد گویا لب کند

لیک جو سردار ہین عالی ہمم
دیتے ہین اونکو بطرز تحفہ ہم
آدم و حوا کے کب ان باپ تھے
قدرت خالق سے تھے پیدا ہوے

ہونگی خبرین مندرج اسمین مفید
ہوگی دین حق کی بھی گفت و شنید
وہ نہ کہلائے کبھی ابن خدا
ابن مریم کیونکہ بیٹا بن گیا

کیونکہ کالے پادری ہین آجکل
دین حق مین ڈالتی ناحق خلل
اک خدا کو تین مین کرنا حلول
ہی سراسر شرک و نافہمی کی بھول

تہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا
کرتے ہین توہین فخر انبیا
انبیا معصوم ہین اور بے گناہ
کیون گنہگارانکو ٹھہراتے ہو آہ

افترا بہتان و الزام قبیح
سرور عالم پہ دہرتے ہین صریح
دعوت تثلیث مین رکھا ہی کیا
ہین فقط دو اک چٹوری مبتلا

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان زند
حاصل دنیا کو وہ سمجھے ہین دین
دین حق سے انکو بہرہ ہی نہین

دین حق پر اپنے ہین ہم استوار
ہین دل و جان سے محمدؐ پر نثار
مرغ دنان سیم و زر ہی میز پر
سر بطی مہر ہی ہے تیز پر

سید الکونین ختم المرسلین
آخر آمد بود فخر اولین
عیش دنیا ہی مگر خواب خیال
ساتھ جائیگا نہ یہ مال منال

سارے نبیون سے دل اپنا صاف ہی
بدزبانی شیوۂ اجلاف ہی
چاہیے ہو گر نجات اخروی
دین احمد کی کرو تم پیروی

خود رہین گو خیر عیسیٰ ہی کے ساتھ
چل سکیگا پر نہ ہمسایہ براق
چھوڑ وہمہ دہری مسیحی جانیو
بحث ناحق مت کرو کہنا مرا مانیو

سے پوچھا کہ ہم میں سے بڑا کون ہے اور ہر ایک نے کہا ہی

یہ ہے کہ جو شخص کہ کچھ چیز کو ذخیرہ کرتا ہے
یا بخل اختیار کرتا ہے اور اسکی کمی بیشی کے آگر
یہ بھی اختیار ہی آپ دیکھیے تو کبھی دیا ہوا
یہ بھی نے دیکھا ہوا دیا ہوا کہا ہے وہ مفت ہے
اگر صرف مستعار کرون بکاری دیا ہوا دفعہ ہے
صعوبت و عوارت شتابکرون پیش از وقت آن
یہ موت انتہی۔ اور یہ جو آپنے ثانی کے معنی
کے لکھے ہین یہ بیجا بھی غلطی ہے کیونکہ مستی جو کہ
مرع کا عیب ہی کا بلی کا ترجمہ ہے ثانی کا پس اسکے
معنے یہ ہین کہ آہستگی کرنی وقت پانے کسی چیز مین
چنانچہ کتاب مذکور مین لکھا ہے۔ ثانی ماخوذ ہے از
اناۃ کہ بکسر اول باشد بمعنی درنگ و دیر در وقت چیزی
یافتن انتہی۔ اور منتہی الارب مین ثانی کے معنے آہستہ
طرح پر لکھے ہین۔ درنگ کردن و انتظار نمودن انتہی
(۱۲۔ اختلاف اسی مین ہے) ومن یغلل یات بما غل
جسنے چوری کی قیامت کے دن چوری کی ہوئی
چیز لیکر آویگا۔ پھر کہتا ہے ولقد جئتمونا فرادی کما
خلقناکم اول مرۃ اور آؤ گے تم اکیلے جیسے پہلے
دفعہ تمہین پیدا کیا تھا پس پہلی آیت کے موافق
جسنے اونٹ چوری کیا تھا وہی اونٹ ہمراہ لیکر خدا
کے روبرو جاویگا دوسری کے موافق ایسا جاویگا
جیسا ماں کے پیٹ سے خالی ہاتھ نکلا تھا پس ایک
آیت باطل ہوی جواب کہ اس مخالفت

شبہ

اسپر یہ شبہ ہوتا ہے کہ جو شخص کہ کچھ چیز کو ذخیرہ
آیت کے یہ معنی ہی نہین ہوسکتے کہ جو شخص کہ کچھ چیز کو ذخیرہ
اور کے ہمراہ پہلے جیسی کی تھی ویسی ہی
واپس اوسکو ملیگی بلکہ جیسا کہ بیضاوی اور مالک مین لکھا ہے۔ غرض
اگر ہم آپکے معنی تسلیم بھی کرلین تب بھی کسیطرح
ثابت نہین ہوتی کیونکہ پہلی آیت کا مطلب یہ
ہے کہ قیامت کو جب سب خدا کے روبرو حاضر
ہون گے تو بوقت حساب کسی سے کسی کوئی چیز
دنیا مین چوری ہوگی تو اوسکو اوسکے حاضر کیجاویگی
تکلیف دیجاویگی اور دوسری آیت کا یہ ارشاد ہے
کہ کافر لوگ نازان تھے کہ خدا نے ہمکو دنیا مین مال
اور اولاد وغیرہ اسباب عیش دئے ہین قیامت
کے دن بھی ہمین ہی ملینگے سو اونکو فرمایا گیا کہ یہ زعم تمہارا
باطل ہے بلکہ آؤ گے تم ہماری پاس اکیلے بغیر مال
اور اولاد اور مددگارون کے جیسے ہمنے پہلے دفعہ
تمکو پیدا کیا تھا۔ پس بہرحال پہلی آیت عین حساب
کے وقت پر دال ہے اور دوسری قبل از حساب پر
دیکھو اختلاف اسکو کہتے ہین۔ انجیل متی کے باب ۲۱
مین آیت ۱۔ سے ۷ تک لکھا ہے کہ جب یسوع
یروشلم مین داخل ہوا تو اوسی دن ہیکل مین جاکر
خرید و فروخت کرنیوالے لوگون کو اوسکے اندر سے
نکالدیا حالانکہ اسی قصہ کو انجیل مرقس کے ۱۱ باب

آیت ۱۱ سے ۱۶ تک یون لکھا ہے کہ جسدن مسیح یروشلم مین داخل ہوا تو اوسنے دو سرے دن فرمایا فروخت کرنیوالون کو نکالا۔

(۱۰ اختلاف) نشارمین ہے۔ فانکحوہن باذن اہلہن واتوہن اجورہن یعنے اگر گولیون سے نکاح کرو تو اونکے مالکون سے جنکے قبضہ مین ہین پوچھکر نکاح کرو اور انکا مہر اون عورتون کو دو مگر محمد صاحب نے قرآن مین یہ حکم تو لکھدیا مگر روپیہ مہر کا اپنی شریعت مین اونکے مالکون کو دلوایا پس یا تو شریعت کا دستور یا قرآن کی یہ آیت باطل ہے **جواب** نہ تو شریعت کا دستور اور نہ آیت باطل ہے صرف اتنا ہی فرق ہے کہ اجورہن کے بعد لفظ باذن اہلہن بسبب تقدم ذکر کے حذف کیا گیا ہے جیساکہ بیضاوی مین لکھا ہے پس معنے یہ ہین کہ دو تم مہر اون کو ساتھ اذن اونکے مالکون کے۔ یا یہ کہ واتوہن مین مضاف محذوف ہے تقدیر اسکی یون ہے واتوا موالہن یعنے دو تم اون کے مالکون کو مہر اونکے کیونکہ گولی کا مہر واسطے مالک کے ہوتا ہے اسلئے کہ وہ اوسکے حق کا بدلہ ہے۔ پس واجب ہے کہ مالک کو دیا جاوے اور مدارک مین لکھا ہے کہ چونکہ گولیان اور انکے مال کے مالک اونسے بیخبر ہین پس اونکو مہر دینا گویا خود اون کے مالکون کو دینا ہے۔

(۱۱ اختلاف اسی مین ہے) ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء۔ نصاریٰ کہتے ہین کہ خدا کبھی نہین بخشتا مگر شرک کے سوا اور گناہ جس کا چاہے۔ پھر کہا ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لہم۔ جنہون نے کفر کیا اور ظلم کیا اونکو خدا کبھی نہ بخشیگا۔ پہلی آیت مین کہا تھا کہ شرک کے سوا اور گناہ اگر چاہون تو بخش سکتا ہون۔ دوسری مین کہتا ہے کہ کفر اور ظلم کو مین کبھی نہین بخشتا۔ **جواب** دوسری آیت مین ظلموا کے معنے ظلم مستعمل کے نہین بلکہ شرک کے ہین اور قرآن شریف مین ظلم بمعنی شرک اکثر جگہ مستعمل ہے یہان تک کہ ثبوت کا محتاج نہین جیساکہ سورۂ لقمان مین ہے ان الشرک لظلم عظیم۔ اور یہان پر کفروا کے بعد ظلموا تاکید کے لئے فرمایا گیا ہے جو دونون متحد ہین جیساکہ معالم التنزیل مین ہے۔ اور تفسیر عباس مین لکھا ہے۔ ان الذین کفروا بمحمد والقرآن وظلموا ہم الذین اشرکوا باللہ انتہیٰ یعنے جنہون نے کفر کیا ساتھ محمد اور قرآن کے اور شرک کیا ساتھ اللہ کے اونکو خدا کبھی نہ بخشیگا۔ پس ان آیات مین کچھ بھی فرق نہین اسلئے اعتراض باطل ہے۔ دیکھو اختلاف اسکو کہتے ہین کہ متی باب ۱۰۔ آیت ۹ و ۱۰۔ اور لوکا باب ۹ آیت ۳ مین مسیح کا قول حواریون کے حق مین یون لکھا ہے۔ اور اُنسے کہا کہ راہ کے لئے کچھ نہ لو نہ لاٹھی نہ جھولی نہ روٹی نہ روپیہ نہ آدمی پیچھے دو کرتے انتہیٰ بلفظہ لوکا نہ جوتیان انتہیٰ بلفظہ متی لیکن انجیل

چھاپہ راج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عمر کے چھپا

ہمالیہ ہر

ہمارے نامہ نگار صاحب تحریر فرماتے ہین کہ حکیم عبد الرحمان صاحب کی حویلی جسکا نام ہوگئی خدا تعالیٰ کا فضل شامل رہا کہ کسی متنفس کا نقصان جان نہوا قدرے ضرب حکیم صاحب کی ایلہ شریعہ کو پہونچی ہے اور باقی خیریت ہے اور شہر مین جناب فاضل افضل مولانا مرزا فیخ بیگ صاحب اور حضرت نظام الدین صاحب واعظ وارد ہین صبح و شام موعظ قرآن شریف کے سر بازار ہوتے ہین عیسائیون مین کسی صاحب کو جرات نہین ہوئی کہ مولوی موصوف سے بحث و مباحثہ مجمع عام مین کرے ہر چند مولوی صاحب نے واسطے مباحثہ کے اعلان دیا اور مکان مقرر فرمایا مگر کسی کو حوصلہ مباحثہ کا نہوا۔ ظاہر ہزا اسکی کوئی وجہ بجز اسکے معلوم نہین ہوتی کیونکہ یہان کے پادیصاحب علم فقہ اور زبان عربی سے عاری ہین علمائے محمدی سے البتہ وہ پادری بحث و مباحثہ کرسکتا ہے کہ جو صاحب علم تفسیر اور قرآن مجید کو صاف پڑہ سکے اور مولوی ممدوح ہمیشہ لاہور مین حافظ ولی اللہ صاحب کے ہمراہ وعظ فرمایا کرتے ہین بعد چند روز کے آپکا ارادہ ہے کہ لودہیانہ اور انبالہ کی طرف بھی تشریف لاوین گے۔ آج چار سوال عبد اللہ عیسائی کی طرف سے حل کیواسطے مولوی صاحب کے خدمت باعظمت مین ارسال کئے چونکہ سوال محض افترا اور بہتان سے خلو اور باطل پر مبتنی تھے اون کے مشکر کو نظم مخجن صاحب نے خوب جواب دندان شکن تحریر کیا ہے کہ جسکے جواب الجواب کے لئے عیسائی صاحبان جہانتک ہین انشاء اللہ تعالیٰ عشرۂ آیندہ مین سوال موجواب واسطے سیر و مطالعہ ناظرین اخبار درج اخبار کئے جاوینگے کہ جسسے عیسائی صاحب کی لیاقت اور فضیلت شریف کی تلاوت اور نظام الدین صاحب کے مسلوات سب پر طشت از بام ہو جاویگے۔ خیر خواہ عالم۔

شاہ ایران

انڈین اسٹیمان مبین ہے کہ جسوقت شاہ کجکلاہ ایران رُوم کو تشریف لائے اس وقت شاہ ممدوح کا مزاج اچھا تھا۔ دو روز کے بعد یکایک شاہ ایران بیمار ہوگئے اور انکی قدیم بیماری نفس الدم کا عود ہوا۔ حضرت شاہ ایران کو ایسی تکلیف ہوی کہ خود سلطان رُوم ان کے معالجہ پر مستعد ہوگئے۔ اطباء عیسوی دم تدبیر مین کرنے لگے مگر شاہ ایران نے سُلطان کی پہلے تو شکر گذاری کی اور فرمایا کہ اس بیماری کی دوا طہران مین ہے اگر وہان سے آجاوے تو مین ابھی صحیح و سالم اٹھ بیٹھون۔ غرض طہران سے دوا منگوانیکا تہیہ کیا گیا اور دوا بھی آگئی اسکے نوش کرتے ہی یا تو شاہ ایران بالکل بیقرار تھے جلد اُٹھ بیٹھے اور اس بیماری کا کچھ بھی اثر انمین نہ پایا۔

رُوم

صاحب اکزامنر بحوالہ اخبار قسطنطنیہ رقمطراز ہین کہ سپرنٹنڈنٹ سلح خانہ سلطانی کے حکم سے وہان تین لاکھ ہنری مارٹن کے رائیفلیں تیار کئے جاتے ہین اور

پیرو در سوا تقدس کے یہ تعمیل بنا بنا حکم دیا گیا ہے معلوم
ہیں کہ اس تعمیل سے یہ آلات حرب بنانے کا کس لئے
حکم دیا گیا ہے فقط۔

قطعۂ تاریخ

من نتیجۂ فکر محمد نظام الدین صاحب

چون معتقدِ طریق تثلیث — رد دین محمدی کمین گفت
گویا کہ یہود از وسوسش — در کیش مسیح ہمچنین گفت
منوّر محمدی برآمد — توحید محمدی امین گفت
شد خطف بصر بچشم تثلیث — از نور محمدی این گفت
پروانۂ طبع شوقی نور — تاریخ زہی - چراغ دین گفت

مُدَبَّس

ذاتِ احد قدیم و کریم و رحیم جان — نورِ محمدی ہی خدا ہی کا سب نشان
اس نور کا ظہور ہی لوح و قلم بھی ہان — کل روح و جسم و جن و ملایک ہی جان بان

حق نے کیا ہے دین ہمارا محمدی
جنت کا رہنما ہی پکارا محمدی

ہوتا ہی خواب نازنین شاہ فلک سریر — عینے ہی جیسے منتظر حکم دلپذیر
بیٹھا ہی یار رفیق جہاں پاسبان نظیر — تا ہووے تابع شہ براق جانگیر

باجا جو اس جہان مین نقارا محمدی
جنت کا رہنما ہے پکارا محمدی

بیدار انتظار میں ہی روز و شب ان — ہو باریاب درگہ اسلام کا بجان
آخر زمان کی مہدی ہادی ہے ہم عنان — ہو خوابگاہ گنبد اخضر مین شایان

باجا جو اس جہانین نقارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصاریٰ محمدی

ہم خیر خواہ سارے جہانکے ہین سر بسر — توحید کیطرف ہین بلاتے پکار کر
آدم کو نسل بہائی ہمارے ہوتم اگر — جنتکی راہ تمکو دکھاتے ہین یہ نظر

باجا جو اس جہانین نقارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصاریٰ محمدی

اس ترکو ئی چھوڑ یقین ایک پر کرو — وہی جلا و پالے ہی مارے ہی دیکھ لو
کوئی شریک اوسکا نہین غور سے سنو — معبود ہی وہ حاضر و ناظر یقین کرو

باجا جو اس جہانین نقارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصاریٰ محمدی

خالق جہانکا مالک پروردگار ہے — مارے جلاوے اوسکی صفت بیشمار ہے
ہستی کو نیست کرنے اوسے اختیار ہے — اوسکے سوا کون میرا جانیار ہے

باجا جو اس جہانین نقارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصاریٰ محمدی

اسلام و کفر دونو مین بندے یقین کر — ہو جا خدا پرست جہنم سے خود بچا کر
ہادی کی فضل سے گر ہووے جلوہ گر — سیدھا سیدھا بکا محمد کی راہ پر

باجا جو اس جہانین نقارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصاریٰ محمدی

مسئلہ

فاضل اجل جناب آخوند ملا محمد باقر صاحب مشہدی نے جو کہ
تسلیم بعد تعظیم شمس الاخبار کا پہنچنا مین ایک نو مرید صاحب
نے اپنا خواب پریشان لکھکر چھپوایا ہے۔ چونکہ خواب کی تعبیر
بھی ہونی چاہیے اس لئے یہ چند سطرین بتعبیر خواب مین
مرسل خدمت عالی ہین مشہور محمدی مین بشرط پسند
درج کیجیگا۔ جناب عالی پہلے اس خواب کو شمس الاخبار
ضلالت آثار مین چھپا ہے اجمالاً عرض کرتا ہون اور پھر
اسکی تعبیر بھی کہتا ہون۔ اور تعبیر کے بعد اس خواب و تعبیر پر
اپنی رائے دیتا ہون۔ خواب تو یہی ہے کہ نو مرید صاحب
ایک رات بسکٹ اور جام برانڈی نوش فرماکر ایک
پلنگ پر جو مشن سے اُنکے لئے مہیا تھا لیٹ رہے تھے
کہ اتنے مین خماری نیند سے اُنکی آنکھین بند ہوگئین
خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ دو مرشد تشریف لائے
ہین۔ ایک مرشد کے چہرے سے آثار بشاشت عیان ہین
اور اونکا نورانی چہرہ ضلالت کی تاریکی کو دور کر رہا ہے
فصیح و بلیغ بھی ایسے ہین کہ جنکو خطاب افصح العرب والعجم
زیبا ہے اونکون کے ہاتھ مین ایک شمشیر تابدار ہے۔
اس سے برگشتگان دین متین اور دشمنان خدا کو
ذرا اور دھمکا رہے ہین۔ اس شمشیر بےنوش کی
چمک دمک سے کبھی عجم روشن ہوتا ہے اور کبھی
مصر یعنے شام۔ دوسرے حضرت نہایت ملول ہین اور
رونے سے بدن پر اقسام کے وضع نمایان ہین چہرے پر

مردنی چھا رہی ہے پشت خمیدہ ہین اور کندھے پر ایک
صلیب لٹکے آنسو ہمیشہ بہا رہے ہین تو یہ دونو کہ
خدائی دعوی نے اونکو پریشان حال کر دیا ہے۔ پہلے حضرت کو
روبرو فریاد کر رہے ہین اور اس مرید نو صاحب کو جو
خواب غفلت مین غافل پڑے تھے اپنے انگیون سے
بتا بتا کر کچھ کہہ رہے ہین۔ مرید نو صاحب یہ حال دیکھکر
نہایت ہراسان ہین انکو یہ طاقت کہان کہ کچھ مرشد سے
کہے۔ غرض جب وہ اس خوف و دہشت مین مبتلا
تھے ایسے مین ایک جوان رعنا ملوطی خوشنما بیان پیدا
ہوا۔ اسکے ہاتھ مین کچھ کاغذ تھے وہ دیکھ دیکھ اور بتا
بتا کر کہتا تھا کہ یہ چور ہے۔ سارق ہے۔ مجرم سرکار سے
قیدی ہے اسکی پشت زخمون سے گلنار ہے۔ مرید نو
صاحب اگرچہ پہلے ہی سے خوف زدہ تھے مزیدی برآن
اس جوان رعنا کی ویدا ور اون کاغذون کے دیکھنے سے
سکتہ سا ہوگیا ہے نہ زبان سے کچھ کہہ سکتے ہین اور نہ
کچھ بیان کر سکتے ہین۔ انکے اگلی بدزبانیان سب بندہ
ہوگئین ہین۔ خیر جب یہ حالت ہو رہی تھی نو مرید صاحب
پر اُس جوان رعنا کا ایسا خوف اور اس شمشیر کا ایسا
ڈر ہوگیا کہ انکی انکھین کھل گئین۔ اُٹھکر دیکھتے ہین
تو نہ وہ مرشد ہین اور نہ وہ جوان نظر آتا ہے۔
غرض سمجھی اُنہون نے یہ اپنا خواب پریشان شمس الاخبار
مین لکھ بھیجا جب مینے اس خواب کو دیکھا تو یہ تعبیر میرے
دل مین آئی۔ پہلے حضرت جنکا نورانی چہرہ تاریکی

نسبت کو مد نظر کر کے اضافہ اور بڑے فصیح و بلیغ تھے الفا
نام مبارک امۃ نجتبیٰ افصح العرب والعجم ہے۔ اور دوسرے
حضرت جنکے جسم پر داغ نمایان تھے چہرے پر مردنی
چھا رہی تھی ضعف سے صلیب اٹھا نہ سکتے تھے اس جناب
کا نام کرسٹ اور مسیح ہو۔ جو زخم حضرت نے یہودیون
کے ہاتھ سے کھائے تھے اگرچہ اب وہ التیام پا گئے
ہین مگر داغ انکے باقی ہین اور صلیب پر لٹکے
رہنے سے چہرے کی مردنی ہنوز باقی ہے ضعف و
نقاہت کا وہی حال ہے۔ مرید نو جناب رجب علی صاحب
ہین جنکو بسکٹ کی لالچ اور برانڈی کی طمع نے ان
حضرت کا مرید بنا رکھا ہے۔ اس حالت مین جو جوان
رعنا پیدا ہوا اور جسکے خوف سے نو مرید صاحب تہرائے
وہ افضل الفضلا میرزا موحد ہے اور پنجاب گزٹ کو
ہاتہ مین لئے کہتا ہے۔ ارے تو تو چور ہے۔ مجرم
سرکار ہے۔ مانع چاکری ہے۔ تیری پشت پر انتک
مارون کے داغ باقی ہین اور یہ ابیات پڑہ رہا ہے۔

ہین یہ یک منجمد یا رپادری | نام لیکر عرف ہی رجب علی
ہین یہ جالندہر کے یک والا گہر | قوم کے سبزی فروش و نیلگر
تہے مہذب ایسے یہ عالیوقار | نیک چلنی جنکی ہی یہ آشکار
قید دو سہ سال و سزای چہل بید | پاکے روزی سے ہوے رجب ناامید
اور ہوے پھر مشتہر یہ نامدار | پشت مخروش و سیرن داغدار
مجرم سرکار و مانع چاکری | ہو کے عیسائی بنے ہین پادری
کہا کے بسکٹ جب بڑہا انکا پیٹ | جیٹھ کی صحبت سے سوجہا انکو بیٹ

حضرت موصوف کا جب علی صاحب چہرۂ مبارک دیکھکر تعجب
ہین اور انکی زبان اس طرح کی خوشبیان کے سدہرو
بندہ ہو گئی ہے۔ تو حضرت اس خواب کی یہ تعبیر ہے۔
اگر نومرید صاحب اس سے بہتر جانتے ہون تو تعبیر کہین
مین جو کچہ جانتا ہون وہ تعبیر بیان کر دیا ہون۔
یہان تک تو تعبیر اور خواب ہوا اب میری رائے بیان کرتا
ہون کہ جناب پادری رجبلی کو مولوی میرزا موحد صاحب کے
الزامات اور پنجاب گزٹ کی تحریر سے جب بریت (حالانکہ
بریت کسی طرح ممکن نہین) سوجہی تو یہی سوجہی کہ پادری صاحب
نے خواب دیکہا۔ اس قید و مار کا ذکر درج اخبار گہربار
منشور محمدی ہوکر شاید چھے مہینون کا عرصہ ہوتا ہے
تب سے ابتک تو پادری صاحب کو بیداری مین کچہ
جواب نہ سوجہا لیکن سوجہا تو خواب مین۔ پس اس سے
معلوم ہوا کہ پادری صاحب کا خواب انکی بیداری سے
کئی درجے بہتر ہے۔ ایسے خواب پریشان درحقیقت
وہی لوگ دیکہتے ہین جنکو گمراہی نے بیداری مین سچ
دیکہنے سے باز رکھا ہے۔ وای برحال انکے کہ آنکہ ہین
دیکہ نہین سکتے کان ہین سن نہین سکتے۔ دل ہے پا
نہین سکتے۔ نومرید یعنے رجب علی صاحب کے خواب کا حاصل
مطلب یہی ہے کہ مرشد کی صفت مرید مین آئی تہی یعنے
معاذ اللہ انکے اگلے مرشد چور تہے پس مرید صاحب بہی
سرکاری مبلغ بنکر آئے۔ مار کہائے قید کے صدمے
سہے مانع چاکری ہوے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پادری

صاحب کو نزدیک یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ مرد مرشد کی صفت
ہی مریدین اگر اسکو مرتکب ایسے جرموں کا کرتی ہے تو
ہین پادری صاحب سے یہ دریافت کرتا ہون کہ بفرض محال
یعنے اُسکا یہ قاعدہ تسلیم کر لیا - پس اب آپ اتنا تو فرمائے
کہ فی زمانہ ہزارہا عیسائیان جو مال مردم خوار - چور -
حرامکار - دغاباز - زانی - شرابی علی ہذا القیاس ایسے
ہی افعال ذمیمہ کے جو مرتکب ہوتے ہین تو بھلا انصاف
سے فرمائے کہ کیا یہ سب صفتین اون کے مرشدین ہیں جو
مریدون مین آئین - اسبات کو کوئی طفل مکتب بھی
قبول نکریگا چہ جائیکہ آپ سا ہمہ دان شخص مان لے - اگر آپ
اسکا جواب یہ دین کہ وہ عیسوی لوگ جو ان افعال ذمیمہ کے
مرتکب ہوتے ہین سو اسباعث سے ہی کہ وہ پرانے مرید
ہوگئے ہین تو بجواب اسکے مین بھی کہونگا کہ چند روز
کے بعد آپ بھی اگرچہ اب نئے مرید ہین پرانے ہو جائینگے
تو اسوقت مرد مرشد کے صفتین بقول آپ کے
آپ مین بھی آجائینگین - تب تو پھر ضرور پڑیگا کہ ان
مرشد صاحب کو چھوڑ کر ایک نئے مرشد کی تلاش کرین
پس آپ ہی کے اصول موضوعہ سے یہ الزام آپ پر
آسکتا ہے کہ چند روز کے بعد آپ عیسویت چھوڑ کر
ہندو ہو جائینگے یا برہمو سماج کا مذہب اختیار کرینگے
پھر ایسا ہی جتنے مذہب دنیا مین ہین ایک کے بعد ایک کو
چھوڑ اختیار کرتا پڑیگا سامجی پادری صاحب کیون
جھوٹے خواب دیکھ رہے ہو - یہ انبیا کا خواب کہین

بھی قابل اعتبار ہوتا ہے جو آپکا یہ خواب پریشان مانا جاوے
طرفہ یہ ہے کہ آپنے اپنی بریت کے سمجھ مین سب مسلمانون
پر ایک ایسا بڑا الزام لگا دیا ہے کہ اگر وہ اس سے
واقف ہونگے تو آپ کو چپ نہ چھوڑینگے - او پادری صاحب
آپکو یہ کہان طاقت کہ حق پرستون کے مقابلہ مین آئین
اور اپنا نام ظاہر کرین - ہان یون تو کنج خمول مین
بیٹھے رہکر تیٹیون کے آڑ سے کا کھیلنا یہ آپ ہی سے زور
مزاجون کا کام ہے - ای بھائی یہ کیسی ہٹ دھرمی ہے
ذرا یہ تو بتلائے کہ قرآن مجید و فرقان حمید مین کہان
چوری و حرامکاری کی اباحت لکھی ہے - بس ہے ارتداد
سے باز آئیے - کلمہ توحید پڑھیے احمد مجتبیٰ کی رسالت
کو دل سے سچ جانئے تو پھر وہ کون ہے جو آپ کو اس
طرح سے الزام لگائے - راقم سبزواری -

مختصر کیفیت تقریر سر آمد فصحای اہل فن
مناظرہ اہل کتاب جناب مولوی میرزا
فتح محمد بیگ صاحب رئیس قصبہ پٹی
جسطرح شہر لاہور مین بموجب تحریر اخبارون کے ہم مطلع
ہوئے کہ جناب موصوف کی اولوالعزمی سے شہر مذکور
مین بقول صاحب کوہ نور کہ اب اہل اسلام کی توجہ سے
جہلا کی وہ وحشیانہ حرکتین جو پادریون کے مقابلہ مین
ہوا کرتی تھین رفع ہو جائینگے اور جسطرح شہر لاہور مین
جناب فاضل جلیل حافظ قرآن والانجیل حافظ ولی اللہ
صاحب و جناب جامع معقول و منقول میر سید قاسم شاہ

صاحب تشریف و جناب حافظ عبد العزیز صاحب مدرس یونی
ورسٹی لاہور و جناب مولوی محمد عبد القادر صاحب
مدرس مدرسہ مذکور و مولوی عبد الحکیم صاحب فاضل و
دیگر علما و فضلا نہایت تہذیب و صداقت سے شہر امرتسر کو
چھاؤنی انار کلی مین وعظ توحید و اثبات رسالت آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہین ویسا ہی آپ
چند روز سے میان نظام الدین صاحب جنکی ہندی فصاحت
مشہور ہے اور بعد اسکے جناب آفتاب پنجاب میرزا صاحب
ممدوح نے شہر امرتسر مین تشریف فرما ہوکر وعظ
منادی دو تین مقامون پر فرمائے اور مناسب مناسب
نصیحتین و عمدہ عمدہ تمثیلین و پختہ پختہ دلیلین اور
عجیب عجیب مضامین بلا رعایت اہل اسلام و اہل
متفرکے بیان کین جسسے اکثر اہل علم امرتسر کو مثل
لاہور کے مہذبانہ منادی اور منصفانہ نصیحت کا نہایت
شوق ہوا امید قوی ہے کہ چند روز تک یہان مثل
لاہور کے تہذیب اخلاق جہلا کی ہوگی اور وحشیانہ
مقابلے اور بدزبانیان یا زیادہ گویان عامی جہلا
کی طرف سے جو مقابلہ مین عیسائیون کے ظہور مین آتی
تہین بند ہو جائینگے اسواسطے کہ جب اہل اسلام
بموجب ارشاد کلام اللہ واذا مروا باللغو مروا
کراما کے نہایت نرمی و تحمل و بردباری و استقامت
و استقلال سی اپنی فرض کو ادا کرینگے اور سخت کلامی کی
مقابلہ مین تحمل و بردباری فرماوینگے تو لامحال تہوری

مت کے بعد پادری لوگ بھی اگرچہ پورا پورا سباب
علم کے رکھین لیکن کچھ تاثیر پذیر ہون گے اور وہ جو کچھ
واعظین اہل اسلام کے زینت سے اپنی خامیان درست کرینگے اور
کچھ پادری لوگ اپنے سخت کلامی کو بنظر اہل اسلام کے
چھوڑین گے تو بیشک اسمین ایک صورت محبت کی
مصور ہوگی اور بلاریب جناب میرزا صاحب ممدوح کے
اولوالعزمی سے وہ منشا بحسن کار و دولتمدار گورنمنٹ
عالیہ کا جسسے سرکار عالی وقار کو مدنظر ہے کہ تعصب مذہبی
سے قطع نظر کرکے سب رعایا عام طور پر محبت اور ساوک
سے بود و باش کرین - اور دو تین تقریرین جو جناب
ممدوح نے قرآن مجید و فرقان حمید کے فصاحت و بلاغت
کے بابت بیان فرمائین اور سننے والے ہر تن متوجہ
تھے اُن تقریرون کا حال معہ اُنکے نقل کے پھر کبھی
آیندہ نذر ناظرین کیا جاویگا فقط

بقیہ جواب ہزلیات پادری عماد الدین

(دوسرا اختلاف اسی مین ہے) لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ
خدا اون کافرون سے قیامت کے دن بات نکریگا - پھر کہا
فوربک لنسئلنہم عما کانوا یعملون - ای محمد تیرے رب کی قسم
ہے مین خدا اون سب کافرون سے جو کچھ اونہون نے کیا ہے
پوچھونگا - دیکھو ایک جگہہ کہتا ہے کہ مین کسی کافر سے
بات نکرونگا دوسری جگہہ کہتا ہے کہ اون سے پوچھونگا
جواب کلام کرنے دو قسم ہے ایک رحمت سے دوسری
جھڑک اور غضب سے پس بموجب آیت اول بیشک خدا ہے

لما فرون سے رحمت کے ساتھ بات ذکر کیگا لیکن جبر کے
کے طور پر مخرون سے پوچھیگا اور حساب لیگا جیسا کہ
آیہ روم مین ہے۔ علاوہ اسکے یہ بھی جواب ہے کہ
خدا تعالیٰ پہلی آیت مین تنبیہ اسبات کی کرتے ہین کہ
مین اون سے نہایت ناراض ہون یہانتک کہ کلام بھی
اون سے نکرونگا یہ ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص کسی سے
نہایت ناراض ہوجائے تو کہدی کہ مین اوتسے کلام
نکرونگا لیکن اوسکا حساب کتاب لینا اور مواخذہ کرنا اسکی
ناراض مین کیطرح مخل نہین ہوسکتا۔ پس ایمین اختلاف
کہان ہوا یہ تو ناحق دھوکہ بازی کی ٹٹی لگائی ہے۔
اختلاف تو اسکو کہتے ہین۔ انجیل متی باب ۱۵۔ آیت
۳۹ مین لکھا ہے اور جماعتون کو رخصت کرکے کشتی
پر چڑہا اور مگدلا کی سرحد مین آیا انتہی۔ اور مرقس باب
۸۔ آیت ۱۰ مین لکھتا ہے۔ اور وہ اپنے شاگردون
کے ساتھ فوراً کشتی پر چڑہ کے دلمنوتہ کے ملک مین آیا۔
دیکھو متی کہتا ہے کہ مسیح مگدلا کے ملک مین آیا اور مرقس
اسی قصہ کو اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ وہ دلمنوتہ کے ملک
مین آیا۔ (تیسرا اختلاف) آل عمران مین ہے۔
کتاب احکمت آیاتہ اس قرآن کی ساری آیتین محکم ہین
دوسری جگہ کہتا ہے فیہ آیات محکمات واخری متشابہات
کچھ آیتین اس قرآن مین محکم ہین اور کچھ متشابہات
جواب اسمین تو کچھ بھی اختلاف نہین صرف سمجھ کا
فرق ہے کیونکہ پہلی آیت کا یہ مطلب ہے کہ قرآن شریف

کی آیتین محکم کی گئی ہین ساتھ بحث اور دلیل کے
یا یہ کہ محکم ہین فساد معنی اور شبہ سے الفاظ سے۔ یا یہ کہ
درست کی گئی ہین مثل معیار محکم کی جسمین کچھ خلل اور نقص
نہین ہوتا۔ اور دوسری آیت کی صرف یہی مراد ہے
کہ اس قران کی کچھ آیتین محکم ہین یعنے ظاہر المعنی
اور کچھ متشابہات یعنے مخفی المعنی۔ پس یہ جدا جدا
مضمون ہے اونکو اختلاف سے کیا تعلق۔ اختلاف تو
یہ ہوتا ہے جیسا متی کے باب ۲۱ مین آیت ۲ سے ۷
تک لکھا ہے کہ مسیح نے اپنے شاگردون کو ایک بستی مین
بھیجا کہ میری سواری کے لئے وہان سے ایک گدہی کو
مع اوسکے بچے کے لے آؤ سو وہ گئے اور اون دونون کو
پکڑ لائے اور مسیح اوپر سوار ہوا۔ مگر انجیل مرقس کے
باب ۱۱ مین آیت ۲ سے ۷ تک اس قصہ کو اسطرح پر لکھا
ہے کہ مسیح نے اونکو صرف گدہی کے بچہ کے لانیکا حکم دیا
تھا اور وہ صرف اوسی کو لائے اور مسیح فقط اوسی پر
سوار ہوا۔ چوتھا اختلاف اسی مین ہے) انی متوفیک
ورافعک الی۔ ای عیسیٰ مین تجھے مارونگا اور اپنی
طرف اوٹھالون گا۔ پھر کہتا ہے ما قتلوہ وما صلبوہ
ولکن شبہ لہم۔ نہ عیسی کو مارا نہ اوسے سولی دی مگر انکو
شبہ پڑگیا اس صورت مین ایک آیت قرآن کی باطل ہے
جواب یہ تمہارا اعتراض بھی باطل ہے کیونکہ متوفیک
کے معنی وفات کے نہین ہین بلکہ مستوفی ما جلک کے
ہین جیسا کہ مدارک مین لکھا ہے ومعناہ انی عاصمک

سن ان یعنی کہ کفار بیشے سے دور ہے ہین کہ مین
پہلے اوپر ہون بجکو اوپر سے نیچے کہا ہے۔ اور تفسیر عزیزی
مین لکہا ہے۔ یعنی متوفیک ای بقبضک واوجع کا شیخ
علام ولا شراب لتحتاج الی مساکنۃ الارض یعنے پکڑ بیوالا
ہون مین تجکو سطح سے اور نہ چھوڑنے والا تیری
خواہش طعام کی اور نہ پانی کی تاکہ محتاج ہووے تو
طرف رہنے زمین کے۔ اور معالم التنزیل مین لکہا ہے
کہ متوفیک کے معنے قابضک کے ہین یعنے ای عیسی مین
تجکو قبض کرنیوالا ہون اور اٹھانیوالا ہون اپنی طرف
بغیر موت تیری کے دلیل اسکی یہہ قول الٰہی ہے فلما
توفیتنی الی اسماء روانا حی۔ اور حضرت ربیع بن انس رض
فرماتے ہین کہ متوفیک کے معنے یہان پر ممیتک کے
ہین یعنے سلاؤنگا مین تجکو ای عیسی اور اوٹھاؤنگا تجکو
اپنی طرف جیساکہ خدا تعالی نے فرمایا ہے وہو الذی
یتوفیکم باللیل یعنے وہی اللہ ہے جو سلاتا ہے تمکو رات
مین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ قبل اوٹھائے جانے حضرت
عیسی کے آسمان پر اوپر نیند بھیجی گئی اور وہ بحالت
نیند آسمان کے اوپر اوٹھائے گئے بالغرض اگر تمہارا ہی
کہا مان لین کہ متوفیک کے معنے ممیتک کے ہین تب بھی
کسیطرح انمین تناقض لازم نہین آتا کیونکہ پہلی آیت
مقدم موخر ہے اور حرف واؤ سے ترتیب لازم نہین آتی
تقدیر اسکی یون ہے انی رافعک الی ومطہرک من الذین
کفروا ومتوفیک بعد انزالک من السماء یعنے اوٹھاؤنگا

جسکو اپنے طرف اوپر پاک کرونگا تجکو اون لوگون سے
جو کافر ہوگئے ہین پہر اتارونگا تجکو اپنی مرضی سے نیچے
اوترنے کے آسمان سے زمین پر جیساکہ حضرت
ابوہریرہ سے بسند صحیح منقول ہوئی ہے کہ آنحضرت نے
فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ نازل ہونگا تم مین حضرت عیسی
ابن مریم حاکم عادل تو یکا صلیب کو توڑیگا خنزیر کو
خانیگا اور جزیہ مقرر کریگا کفار پر اور تقسیم کریگا مال
کو یہانتک کہ کوئی نہ قبول کریگا مال کو اور ٹہریگا دین
پچاسیس برس پہر اپنی موت سے وفات پائیگا۔
قطع نظر ان سب کے پہلی آیت مین صرف موت حضرت
عیسی کا ذکر ہے اور دوسری اونکے مقتول ہونیکا انکار
سوا اپنی موت سے مرنا امر دیگر ہے اور مقتول مصلوب
ہونا مخالفین کے نزدیک دوسری بات ہے اس لئے
انمین کچہہ بھی اختلاف نہین۔ حضرت سلامت اختلاف
تو اسکو کہتے ہین جیسا انجیل متی کے باب ۱۸۔ آیت
۱ مین لکہا ہے اسوقت شاگردون نے یسوع پاس
آکر اوس سے پوچھا کہ آسمان کی بادشاہت مین
ہمسے بڑا کون ہے یسوع نے ایک چھوٹا لڑکا بلا کر
اونکے بیچ مین کہڑا۔ حالانکہ انجیل لوکا مین اس قصہ کو
اسطرح پر لکہا ہے باب ۹۔ آیت ۴۶۔ پر انکو یہ خیال
آیا کہ ہم مین سب سے بڑا کون ہے ۴۷ یسوع نے اون کے
دلون کا خیال جان کے ایک لڑکے کو لیا اور اپنے پاس
کہڑا کیا۔ دیکھو متی کہتا ہے کہ شاگردون نے رب مسیح